از عدالتِ عظمیٰ

بینک آف بروڈا

بنام

آر ایم پٹو اور دیگر

تاریخ فیصلہ: 12 جنوری 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعات 115 اور 151 - آرڈر 21 - عمل درآمد کی کارروائی - تیسرے فریق کے حقوق کو تعین کے لیے پیش نہیں کیا جا سکتا - نہ ہی عدالت کارروائی کو دعووں اور جوابی دعووں میں تبدیل کر سکتی تھی جس پر عمل درآمد میں وہ شخص فریق نہیں ہے۔ - عمل درآمد کی عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے احکامات کو بھی کالعدم قرار دیا گیا - فریقین کے لیے کھلا ہے کہ وہ قانون کے مطابق اپنے حقوق کے لیے احتجاج کریں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2476، سال 1996۔

سی آر نمبر 297، سال 1992 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 10.5.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ستیش اگروالا اور پرمود بی اگروالا۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے ایچ این سالوی اور وویک گمبھیر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ بہت ہی عجیب اور حیران کن ہے کہ عدالت عالیہ نے عمل درآمد کی کارروائی کو اپنے قابو میں لے لیا ہے؛ عمل درآمد کی کارروائی کو دعووں اور جوابی دعووں میں تبدیل کر دیا ہے اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 115 کے تحت اپنے نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار میں غیر دعویداروں کے درمیان بھی عمل درآمد کی کارروائی کے لیے ڈگری / فیصلہ دے دیا ہے۔ حقائق بہت سادہ ہیں لیکن فاضل جج نے انہیں پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اپیل کنندہ بینک نے پہلے مدعا علیہ آر ایم پٹوا، مالک، میسرز انڈین کروڈ کارپوریشن، اندور و دیگر کے خلاف 55,000 روپے کی رقم کے لیے منی ڈگری حاصل کی تھی جس میں 9 فیصد سالانہ سود اور 6 اپریل 1981 کی ڈگری کے حساب سے مستقبل کا سود تھا۔ اپیل کنندہ نے دیوانی مقدمہ نمبر 77-بی/76-81 میں ایک عمل درآمد کی درخواست-مقدمہ نمبر 7823 دائر کی۔ اس میں فیصلے کے مقروض نے 4 مارچ 1986 کو دفعہ 151 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت ایک درخواست کی جس میں درخواست کی گئی تھی کہ دوسرے مدعا علیہ جی کے کاکانی، مالک، میسرز اورینٹل ٹریڈرز جو اپیلینٹ ڈگری دار کے پاس پڑے ہیں، کے کریڈٹ میں پڑنے والی رقم کو ڈگری قرض میں ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔ اب حقائق سے یہ واضح ہے کہ اپیل گزاروں اور کاکانی کے درمیان تنازعہ ہے اور رقم کی وصولی کے لیے بمبئی عدالت عالیہ میں آرٹیکل 226 کے تحت دائر رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا گیا تھا؛ اس عدالت نے ایس ایل پی کو بھی خارج کر دیا تھا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 2 مئی 1992 کے اپنے حکم کے ذریعے ایڈجسٹمنٹ کی ہدایت کی جس کے لیے درخواست کی گئی تھی۔ جب اپیل کنندہ نے اس معاملے پر نظر ثانی کی، تو عدالت عالیہ نے دیوانی نظر ثانی نمبر 92/297، تاریخ 10.5.1995 میں پیراگراف 11 میں الجھن کے انداز میں کچھ ہدایات دی ہیں اور بالآخر اس میں موجود ہدایات کی روشنی میں نظر ثانی کو نمٹا دیا ہے۔ ہدایات کے تجزیے پر وہ اس طرح چلیں گے:

(i) پروتھونوٹری، بمبئی عدالت عالیہ سے 31 مارچ 1986 کو قابل حساب سود کے ساتھ موصول ہونے والی رقم اور دوسرے مدعا علیہ کاکانی کے کھاتے میں پڑی رقم کو پہلے مدعا علیہ کے واجب الادا اور قابل ادائیگی ڈگری قرض میں ایڈجسٹ کیا جائے۔

(ii) اس تاریخ کو جو رقم شمار کی گئی تھی وہ 5,37,017 روپے 16 پیسے ہو گی۔ اور مذکورہ رقم کی ایڈجسٹمنٹ کے بعد، اپیل کنندہ کو ادائیگی کی تاریخ تک 19 فیصد سود کے ساتھ بقایا رقم کاکانی کو ادا کرنے کی ہدایت کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(iii) فیصلے کے مقروض آر ایم پٹوا کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس کے بعد تین ماہ کے اندر بینک کی طرف سے دوسرے مدعاعلیہ کو ایڈجسٹ کی گئی رقم کی ادائیگی کرے۔ بینک کو ڈگری کی رقم یا اس کی کسی بھی رقم پر قابل ادائیگی سود کو ترک کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ان ہدایات پر سوال اٹھاتے ہوئے یہ اپیلیں دائر کی گئی ہیں۔

اپیل کنندہ بینک کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے دفعہ 115 کے تحت نظر ثانی کے دائرہ اختیار سے باہر نکلا ہے اور ڈگریاں دی ہیں اور اسے منسوخ کر دیا ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ پٹوا سے وصولی کے قابل منی ڈگری میں، تسلیم شدہ طور پر، عدالت عالیہ نے اس منی ڈگری کو دوسرے مدعاعلیہ کے حق میں ڈگری میں تبدیل کر دیا ہے جو قانون کے تحت جائز نہیں ہے۔

دوسرے مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سینئر وکیل شری ایچ این سالوے نے دلیل دی کہ بینک ایک قومی بینک ہونے کے ناطے اور اس کے ساتھ دوسرے مدعاعلیہ کا کھاتہ ہونے کی وجہ سے، قانون کے تحت پابند ہے کہ وہ یا تو اسے رقم واپس کرے یا پہلے مدعاعلیہ کے ڈگری قرض کے لیے قابل ادائیگی رقم کو ایڈجسٹ کرے۔ تسلیم شدہ طور پر، بینک کے ساتھ دوسرے مدعاعلیہ کے کریڈٹ میں کچھ رقم پڑی تھی۔ مذکورہ رقم یا تو دوسرے مدعاعلیہ کو دی جانی چاہیے یا دوسرے مدعاعلیہ کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کے قیود سے پہلے مدعاعلیہ کے ڈگری قرض کو ایڈجسٹ کیا جانا چاہیے۔ لہذا عدالت عالیہ نے فریقین کے ساتھ انصاف کیا ہے اور یہ کہ کارروائی میں کوئی غیر قانونی بات نہیں ہے۔

متعلقہ تنازعات پر غور کرنے کے بعد، غور کے لیے واحد سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ یا عمل درآمد کرنے والی عدالت ان تنازعات میں جا سکتی ہے اور ڈگری دار کی مرضی کے خلاف براہ راست ایڈجسٹمنٹ کر سکتی ہے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ ڈگری دار مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 21 کے تحت مقرر کردہ طریقے سے فیصلے کے قرض دہندہ کے خلاف کارروائی میں آگے بڑھنے کا حقدار ہے۔ عمل درآمد کی کارروائی میں فیصلے کے مقروض نے دفعہ 151 کے تحت درخواست دائر کی کہ وہ کاکانی کے کھاتے میں پڑی رقم کو فیصلے کے مقروض کے واجب الادا قرض میں ایڈجسٹ کرے۔ اب یہ حقائق سے واضح ہے کہ حق یا واجبات کے درمیان ایک شدید تنازعہ اور فرق ہے کاکانی، جو اس حد تک غیر دعویدار ہے، اور بینک کے درمیان۔ ان واجبات اور ایڈجسٹمنٹ کا فیصلہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ اور فیصلے کے مقروض کے درمیان عمل درآمد کی کارروائی میں نہیں کیا جا سکتا۔ ڈگری دار کی مرضی کے خلاف اپیل کنندہ تک حد سے زیادہ پہنچنے کے لیے ایک ہوشیار آلہ اپنایا گیا۔ تیسرے فریق کے حقوق کو عمل درآمد میں تعین کے لیے پیش نہیں کیا جا سکتا اور اس بنیاد پر دی گئی ہدایات، جیسا کہ عدالت عالیہ نے حکم دیا ہے، ناقابل تصور ہیں، قانونی ہونے کی بات ہی چھوڑ دیں۔ لہٰذا، عدالت عالیہ نے نہ صرف 115 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت اپنے نظر ثانی کے اختیار سے تجاوز کیا ہے بلکہ ان کارروائیوں کو نفاذ میں دعووں اور جوابی دعووں میں بھی تبدیل کر دیا ہے، جس میں دوسرا مدعا علیہ فریق نہیں ہے اور جو پہلا مدعا علیہ بھی طلب کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ فاضل واحد جج نے عمل درآمد کی ہدایات دی ہیں۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو اس ڈگری کے تحت سود کو ترک کرنے کی ہدایت کی جو پہلے موجود تھی۔ عدالت عالیہ نے نفاذ میں قانون کے تمام تصورات کے خلاف کارروائی کی ہے۔ اس کے مطابق، ہمارا خیال ہے کہ عمل درآمد کی عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے ہدایات دینے میں آرڈر 21 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت عائد عمل درآمد کے عمل میں قانون کی واضح اور سنگین غلطی کی ہے اور ہدایات دی ہیں۔ اس لیے احکامات کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ قانون کے مطابق عمل درآمد کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے آزاد ہے۔ اگر دوسرے مدعا علیہ اور بینک کے درمیان کوئی تنازعہ ہے، تو یہ فریقین کے لیے کھلا ہوگا کہ اگر قانون کے مطابق دستیاب ہو تو وہ اپنے حقوق کو مشتعل کریں۔ فاضل جج کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ عمل درآمد کو جلد از جلد مکمل کرے کیونکہ یہ ایک طویل عرصے سے زیر التواء مقدمہ ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت پورے اخراجات کے ساتھ دی جاتی ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document